جناب وفا راشدی

خواجہ محمد حسن جان سرہندی

حاجی حافظ خواجہ محمد حسن جان سرہندی نقشبندی سندھ کے مشہور مجددی سرہندی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد ماجد حضرت خواجہ حاجی عبدالرحمٰن[1] قندھاری نقشبندی اور جدِ امجد حضرت حاجی شاہ عبدالقیوم[2] مجددی نقشبندی اپنے وقت کے نقتدر علمائے کرام اور ممتاز مشائخ دین میں سے تھے۔ خواجہ محمد حسن کا سلسلہ نسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے واسطے سے سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ سے اس طرح ملتا ہے:

خواجہ محمد حسن ابن خواجہ عبدالرحمٰن ابن شاہ عبدالقیوم ابن شاہ محمد فضل اللہ ابن شاہ ابن شاہ غلام نبی ابن شاہ غلام حسن ابن شاہ غلام محمد معصوم ثانی ابن شیخ محمد اسمٰعیل ابن شیخ محمد صبغت اللہ ابن خواجہ محمد معصوم ابن مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروق ..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

خواجہ عبدالرحمٰن مجددی فاروقی حضرت خواجہ عبدالرحمٰن کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ ان کی ولادت ۲ شوال المکرم ۱۲۷۸ھ کو قندھار (افغانستان) میں ہوئی۔ ۱۲۹۵ھ میں افغانستان میں انقلاب آیا۔ ۱۲۹۷ھ کے پُرآشوب دور میں خواجہ عبدالرحمٰن نے افغانستان سے ہجرت کر کے جنوبی سندھ کے قریہ ٹکھڑ (ضلع حیدرآباد) میں سکونت اختیار کی۔ ۱۳۱۲ھ میں ٹکھڑ میں زبردست سیلاب آیا تو ٹکھڑ کی سکونت ترک کر کے ٹنڈو سائیں داد میں آباد ہو گئے جہاں ۱۳۱۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔[3]

خواجہ محمد حسن نے اپنے والد بزرگوار سے صحیح بخاری شریف سبقاً سبقاً پڑھی۔ پھر قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۹۷ھ میں جب ان کے والد مع اہل و عیال مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو محمد حسن بھی ان

---

[1] خواجہ عبدالرحمٰن کی حیات اور علمی و دینی خدمات کے لیے ملاحظہ ہو انیس المریدین (فارسی) از خواجہ محمد حسن جان سرہندی

[2] شاہ عبدالقیوم کی سوانح عمری۔ ملفوظات و مکتوبات کے لیے ملاحظہ ہو: حیات قیوم از مولانا اخوند امید علی ہالائی۔

[3] مونس المخلصین (فارسی) مصنفہ عبداللہ جان شاہ آغا سرہندی ص ۵ تا ۱۵

کے ہمراہ تھے۔ حج و زیارت کی سعادت حاصل کر کے خواجہ عبدالرحمٰن سندھ واپس آ گئے، لیکن محمد حسن نے حرمین شریفین میں پانچ سال قیام کیا۔ اسی زمانے میں مولانا رحمت اللہ دہلوی المہاجر المکی کے مدرسۂ صولتیہ[۵۴] سے عربی علوم کی تحصیل کی۔ اس عرصے میں عرب و ترکان کے اساتذہ سے مستفیض ہوئے۔ علم تجوید و قرأت میں کمال حاصل کیا۔ حضرت شیخ احمد دحلان مفتی مکہ (مؤلفہ فتوحات اسلامیہ، سیرت نبویہ، تقریب الاصول وغیرہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور استفادہ کیا۔ انہی دنوں شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی مجددی ولد شاہ ابوسعید مجددی اور حضرت مفتی شیخ عبداللہ السراج سے علم حدیث و فقہ میں سند حاصل کی۔ حضرت شیخ ابو نصر محدث شامی سے بھی مستفید ہوئے۔

سلوک و صفا اور تصوف و معرفت کی تربیت اپنے صوفی منش باپ کے سایۂ عاطفت و شفقت میں پائی۔ والد کی وفات کے بعد درگاہ مجددیہ ٹنڈو سائیں داد کی مسند پر فائز ہوئے اور علم و عرفان اور رشد و ہدایت کی روشنی سے ہزاروں دلوں کو منور کیا۔ کہتے ہیں غیر مسلم بھی ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حاجی حافظ خواجہ محمد حسن جان سرہندی نے پانچ مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ سندھ سے عرب تک کی سیر و سیاحت کی۔ جہاں جہاں قیام فرمایا علوم ظاہری اور نکات باطنی کا بالتفصیل مطالعہ کیا۔ انھوں نے دو سفرنامے تحریر فرمائے، جن میں ذاتی مشاہدات، تاثرات و تجربات قلم بند کیے ہیں۔

محمد حسن سندھ کے مختلف علاقوں میں رہے اور اہل دین و اہل خیر کے تعاون سے اپنی نگرانی میں سات مسجدیں تعمیر کرائیں اور "مدرسہ مجددیہ" کے نام سے ٹنڈو سائیں داد، لاڑکانہ، مہیسر، گوٹ عمر ضلع تھرپارکر میں چار مدرسے قائم کیے۔ ان مدرسوں کو حاجی لعل محمد متعلوی مٹیاروی، مخدوم حاجی حسن اللہ باٹائی، مولوی خیر محمد گھسی، مولوی عبدالقیوم بختیارپوری جیسے لائق و فائق اساتذہ کی خدمات حاصل تھیں[۵۵]۔ ان مدرسوں کے اکثر طلبا نے علم و فضل میں ناموری

---

۵۴ تذکرۂ علمائے حال، مؤلفہ محمد ادریس ڈکھڑانی (قلمی نسخہ)

۵۵ فائق علیا فردوس، ص ۲۰۰۱۹

حاصل کی جن میں محمد حسن کے چار فرزند عبداللہ جان شاہ آغا، حاجی عبدالستار، حافظ ہاشم جان، اور محمد حنیف جان کی علمی و ادبی خدمات فراموش نہیں کی جاسکتیں۔

خواجہ حافظ محمد حسن سرہندی نے ۸۷ سال کی عمر میں ۲ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ (۲ جون ۱۹۴۶ء) کو وفات پائی۔

خواجہ محمد حسن نے اپنے کتب خانے[۵] میں عربی فارسی اردو کی قدیم و جدید کتابوں کا بہت قیمتی ذخیرہ چھوڑا۔ مختلف علوم و فنون کے ان ذخائر میں نادر و نایاب کتب اور مخطوطات بھی شامل ہیں۔

خواجہ محمد حسن کو شعر کہنے سے زیادہ انتخابِ شعر سے شغف تھا۔ کسی حادثے یا واقعہ سے متاثر ہو کر عربی یا فارسی میں شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ وہ دلچسپی سے اساتذۂ متقدمین و متوسلین کے شعروں کا انتخاب کرتے تھے۔ نظم، قطعہ، رباعی، خصوصاً تاریخ گوئی میں کمال رکھتے تھے[۶]

محمد حسن کی عربی و فارسی تصانیف و تالیفات کی تعداد پچیس ہے، ان میں دو سفرنامے فارسی میں ہیں۔

پہلا سفرنامہ موسوم بہ "پنج گنج" ۱۳۲۰ھ میں سفر حجاز کے دوران لکھا گیا۔ پنج گنج ان پانچ رسالوں پر مشتمل ہے: (۱) سفرنامہ حرمین (۲) ادعیہ و احکامِ حج (۳) الاحادیث المسلسلة بالاولیة مع الاب ۔۔۔ من شیخ ابونصر شامی (۴) شرح چہل کاف (۵) نصیحت نامہ۔ اس کتاب میں ان کے استادِ محترم حضرت محمد ابونصر شامی کے علاوہ ان اساتذہ کرام اور علمائے عظام کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے انھوں نے فیض حاصل کیا۔

دوسرے سفرنامے میں ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ھ میں عراق، شام اور حجاز کی سیر و سیاحت کا ذکر ہے۔ فارسی کی یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے لیکن سندھی زبان میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

مذکورہ بالا سفرناموں کے علاوہ بعض تصانیف کے نام اور صراحت حسب ذیل ہے:

Accession Numbers
..39589......
Date 15.1.81 Ab.

---

۵ راقم حضرت محمد حسن کے نواسے حکیم و پیر غلام محی الدین سرہندی اور مولانا اللہ بچایو خطیب مسجد درگاہ مجددیہ سندھ سائیں داد ور مہتمم کتب خانہ محمد حسن کا ممنونِ احسان ہے کہ ان دونوں حضرات کی خاص توجہ اور رہنمائی کی بدولت کتب خانہ مذکور سے استفادہ کا شرف حاصل ہوا۔

۶ محمد حسن کے عربی و فارسی کلام کے لیے ملاحظہ ہو، مونس المخلصین باب دوم

عربی - (۱) طریق النجات مع اردو ترجمہ - (مطبوعہ)
اصل عبارت کے بالمقابل ان کے لائق فرزند مولانا حافظ محمد ہاشم جان سرہندی کا اردو ترجمہ ہے۔ فاضل مصنف نے عقائد کے سلسلے میں محبت آل و اصحاب، ضرورت تقلید، تعریفِ بدعت وغیرہ سے متعلق عالمانہ انداز میں جامعیت کے ساتھ بحث کی ہے۔ ضخامت ۲۶۵ - مطبوعہ الفقیہ پریس امرتسر ۱۳۵۰ھ - یہ کتاب ترکی میں بھی چھپی ہے۔

(۲) - العقائد الصحیحہ مع اردو ترجمہ : مطبوعہ زیر اہتمام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی مدیر اخبار الفقیہ، الفقیہ پریس امرتسر ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء - کتاب کے سرورق پر ناشر نے اس کا تعارف کرایا ہے۔

(۳) الاصول الاربعۃ فی تردید الوھابیہ : مطبوعہ الفقیہ پریس امرتسر ۱۳۴۶ھ - یہ کتاب متحدہ ہندوستان کے علاوہ ترکی میں بھی چھپی ہے۔ تحریک خلافت کے زمانے میں حنفی و اہل سنت کے عقائد کی تائید میں لکھی گئی۔

(۴) شفاء الامراض : (غیر مطبوعہ) سن تصنیف ۱۳۱۴ھ، مجموعہ تمائم و تعویذات، وظائف و دعوات - جسمانی بیماریوں کے روحانی علاج کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

(۵) لغات القرآن : (غیر مطبوعہ) قرآن کریم کے مشکل الفاظ کی تشریح اور ترجمے۔

(۶) رسالہ در قواعد تجوید : (غیر مطبوعہ) علم قرأت کا بیان۔

(۷) - رسالہ عالم برزخ : (غیر مطبوعہ) عالم برزخ و ارواح کے بیان میں۔

(۸) - سرور المحزون - (غیر مطبوعہ) مجموعہ لطائف و ظرائف۔

فارسی - (۱) انیس المریدین : خواجہ محمد حسن کے والد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن سرہندی کی سوانح اور بزرگان نقشبندیہ کے حالات پر مشتمل ہے - اس کتاب کی تالیف کی ابتدا ۱۳۱۶ھ کو اور تکمیل ۱۳۲۸ھ کو ہوئی - دو سو صفحات کی یہ کتاب مطبع مجددی امرتسر سے شائع ہوئی تھی۔

(۲) انساب الانجاب : مطبوعہ مشہور عالم پریس ۱۳۴۰ھ - اس کتاب میں مصنف نے بزرگان سلسلۂ مجددیہ کی تاریخ و شجرۂ نسب کے علاوہ ان کی حیات و خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

(۳) رسالہ تہلیلیہ : مطبوعہ رفاہ عام پریس لاہور نے ۱۳۵۴ھ - اس کتاب میں

کلمہ طیبہ کی شرح و تفسیر۔ عقائد توحید، رسالت و نبوت، معجزے کی خصوصیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ، ولادت، ازدواج مطہرات، خلفا و صحابہ کرام کا حال ہے۔

۴۔ تذکرۃ العلما: عرب، خراسان، سندھ و ہند کے ان اولیا و صالحین کے تذکرے جن سے مصنف نے ملاقاتیں کیں اور مستفیض ہوئے۔ یہ کتاب ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۳۴۸ھ میں مطبع نظامی کانپور سے شائع ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۵۔ رسالہ در علم قرأت۔ (غیر مطبوعہ)۔ فن قرأت و تجوید کے بیان میں۔

۶۔ شرح حکم: اصل کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس کے مصنف شیخ عطاء اللہ اسکندری ہیں۔ اس کا موضوع علم توحید و معاملات عبد و معبود ہے۔ خواجہ محمد حسن نے آسان فارسی میں اس کی شرح لکھی ہے۔ یہ شرح ۱۳۴۴ھ میں مکمل ہوئی اور ۱۳۵۷ھ میں مطبع اخبار الفقیہ امرتسر سے چھپی۔

۷۔ عجائب المقدورات۔ مطبوعہ۔ ان امور نادرہ کے بیان میں جو خود مؤلف نے دیکھے۔

۸۔ بیانِ اوقاف: غیر مطبوعہ: لفظ وقف کی تشریح کے ساتھ ساتھ اسلامی نقطۂ نظر سے اوقاف کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۹۔ انتخاب رباعیاتِ عمر خیام (قلمی نسخہ)

۱۰۔ انتخاب دیوان مرزا صائب اصفہانی (قلمی نسخہ)

ارمغانِ شاہ ولی اللہ: پروفیسر: محمد سرور

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جلیل القدر عالم اور رفیع المرتبت مصنف تھے۔ انھوں نے تفسیر، حدیث، شروحِ حدیث، فقہ اور تصوف وغیرہ تمام عنوانات پر کتابیں لکھیں اور احکامِ شریعت کی حکم و مصالح کی روشنی میں وضاحت کی۔ "ارمغانِ شاہ ولی اللہ" ان کے افکار و تعلیمات کا بہترین مجموعہ اور ان کی عربی و فارسی کتابوں کا ایک عمدہ انتخاب ہے جو اردو کے قالب میں ڈھال کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں شاہ صاحب اور ان کے بزرگوں اور مشائخ کے سوانح حیات بھی دیے گئے ہیں صفحات ۲۰۱، قیمت ۱۸ روپے

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ لاہور